بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک مسلمان کو کتنا علم حاصل کرنا ضروری ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

ایک غیر مسلم کا سوال ہے کہ کیا اسلام قبول کرنے کے بعد مجھے زیادہ علم حاصل نہ کرنے پر سزا ہوگی؟

جواب

دین اسلام کا یہ شرف وامتیاز ہے کہ اس نے اپنے ہر ماننے والے کے لیے علم حاصل کرنا فرض قرار دیا ہے، مگر اس سے مراد ہر طرح کا علم نہیں، کیونکہ علوم کی تعداد ہی شمار سے باہر ہے، تو اگر تمام علوم کا حاصل کرنا فرض قرار دیا جائے تو یہ طاقت سے زیادہ تکلیف دینا ہوگا اور شریعت مطہرہ ہر گز ہر گز کوئی ایسا حکم نہیں دیتی جو انسان کی قوت واستطاعت سے باہر ہو۔ لہذا اس سے مراد وہ علم ہے جو انسان کو شرک وکفر اور ہر قسم کی گمراہی سے بچائے، اللہ عزوجل کا فرمانبردار اور اطاعت شعار بندہ بنائے، یعنی جو علم حاصل کرنا فرض قرار دیا گیا ہے وہ دین کے ضروری احکام کا علم ہے۔ دنیا کے عام کاموں کا تعلق انسان کی ضرورت وحاجت کے ساتھ ہے، اس میں آدمی کی مرضی ہے کہ زیادہ سیکھے یا کم، بس اتنا خیال رکھے کہ مسلمان کے عقیدے یا عمل پر برا اثر ڈالنے والا نہ ہو۔

پھر دین کا علم بھی جو فرض قرار دیا گیا ہے، اس کو دو حصوں میں تقسیم فرما دیا گیا ہے: ایک حصہ فرض عین قرار دیا گیا ہے جو ہر مسلمان مرد وعورت پر اُس کی موجودہ حالت کے مطابق سیکھنا فرض ہے، جبکہ دوسرا حصہ فرض کفایہ ہے اور وہ دین کا پورا عالم بننا ہے اور یہ فریضہ اگر پورے شہر میں ایک نے بھی ادا کر دیا تو سب برِیُٔ الذمہ ہو گئے۔ پھر جس علم کا حصول مسلمان پر فرضِ عین ہے، اس کے بارے میں بھی شریعت نئے مسلمان ہونے والے سے فوراً پہلے دن ہی مطالبہ نہیں کرتی کہ وہ تمام ضروری علوم کو پہلے دن ہی سیکھ لے، بلکہ سب سے پہلے اس پر یہی لازم ہوتا ہے کہ اسلام کی حقانیت کو دل سے قبول کرے، اس کے بعد جو ضروری علوم ہیں ان کو سیکھنے کا آغاز کرے اور رفتہ رفتہ اسلام کی تعلیمات سیکھتا جائے اور اپنی زندگی کو دین کے مطابق ڈھالتا رہے۔

لہذا اولاً تو اسلام قبول کرنے کے بعد ہر طرح کے علوم سیکھنے کا مطالبہ نہیں بلکہ صرف دین اور شریعت کا علم حاصل کرنے کا مطالبہ ہے، اور اس میں بھی ہر شخص پر اس کی موجودہ حالت کے اعتبار سے بقدر ضرورت علم حاصل کرنا فرض ہے، اس سے زیادہ لازم و ضروری نہیں کہ جس کے حاصل نہ کرنے پر وہ گنہگار ہو اور سزا کا مستحق ہو۔ ہاں جن مسائل کا سیکھنا فرض ہو اور اس میں کوئی بلاوجہ کوتاہی وسستی کے سبب غفلت کرے اور اسے نہ سیکھے تو وہ سزا کا مستحق ہے۔

دین اسلام، دین رحمت ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا﴾ ترجمہ کنزالعرفان: "اللہ کسی جان پر اس کی طاقت کے برابر ہی بوجھ ڈالتا ہے۔" (پارہ 03، سورۃ البقرۃ: 286)

مزید فرمایا: ﴿وَ مَا جَعَلَ عَلَیۡکُمۡ فِی الدِّیۡنِ مِنۡ حَرَجٍ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: "اور تم پر دین میں کچھ تنگی نہ رکھی۔" **(پارہ 17، سورۃ الحج: 78)**

دین اسلام، انسانی فطرت کو مدنظر رکھتے ہوئے احکام میں تخفیف اور انسان کی کمزوری کی رعایت کرتا ہے، چنانچہ ارشاد الٰہی ہے: ﴿یُرِیۡدُ اللّٰہُ اَنۡ یُّخَفِّفَ عَنۡکُمۡ وَ خُلِقَ الۡاِنۡسَانُ ضَعِیۡفًا﴾ ترجمہ کنزالعرفان: "اللہ چاہتا ہے کہ تم پر آسانی کرے اور آدمی کمزور بنایا گیا ہے۔" **(پارہ 05، سورۃ النساء: 28)**

علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے، چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "طلب العلم فریضة علی کل مسلم" ترجمہ: علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ **(سنن ابن ماجہ، جلد 1، صفحہ 97، حدیث: 124، مطبوعہ: دار الصدیق، الجبیل)**

اس حدیث کے تحت حکیم الامت، مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ مراٰۃ المناجیح میں لکھتے ہیں: "ہر مسلمان مرد عورت پر علم سیکھنا فرض ہے، علم سے مراد بقدرِ ضرورت شرعی مسائل مراد ہیں، لہٰذا روزے نماز کے مسائل ضروریہ سیکھنا ہر مسلمان پر فرض، حیض و نفاس کے ضروری مسائل سیکھنا ہر عورت پر، تجارت کے مسائل سیکھنا ہر تاجر پر، حج کے مسائل سیکھنا حج کو جانے والے پر عَین فرض ہیں لیکن دین کا پورا عالم بننا فرضِ کفایہ کہ اگر شہر میں ایک نے ادا کر دیا تو سب بَری ہوگئے۔" **(مراٰۃ المناجیح، جلد 1، صفحہ 202، نعیمی کتب خانہ، گجرات)**

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث پاک کے متعلق جامع کلام کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: "(اس حدیث) کا صریح مفاد ہر مسلمان مرد و عورت پر طلبِ علم کی فرضیت، تو یہ صادق نہ آئے گا مگر اس علم پر جس کا تعلم فرضِ عین ہو، اور فرضِ عین نہیں مگر ان علوم کا سیکھنا جن کی طرف انسان بالفعل اپنے دین میں محتاج ہو، ان کا اعم و اشمل و اعلیٰ و اکمل و اہم و اجل علم اصولِ عقائد ہے جن کے اعتقاد سے آدمی مسلمان سنّی المذہب ہوتا ہے اور انکار و مخالفت سے کافر یا بدعتی، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ سب میں پہلا فرض آدمی پر اسی کا تعلم ہے اور اس کی طرف احتیاج میں سب یکساں۔ پھر علمِ مسائلِ نماز یعنی اس کے فرائض و شرائط و مفسدات جن کے جاننے سے نماز صحیح طور پر ادا کر سکے، پھر جب رمضان آئے تو مسائلِ صوم، مالکِ نصاب نامی ہو تو مسائلِ زکوٰۃ، صاحبِ استطاعت ہو تو مسائلِ حج، نکاح کیا چاہے تو اس کے متعلق ضروری مسئلے، تاجر ہو تو مسائلِ بیع و شراء، مزارع پر مسائلِ زراعت، موجر و مستاجر پر مسائلِ اجارہ، وعلیٰ ہذا القیاس۔ ہر اس شخص پر اس کی حالتِ موجودہ کے مسئلے سیکھنا فرضِ عین ہے اور انہیں میں سے ہیں مسائلِ حلال و حرام کہ ہر فرد بشر ان کا محتاج ہے اور مسائلِ علمِ قلب یعنی فرائضِ قلبیہ مثل تواضع و اخلاص و توکل و غیرہا اور ان کے طرقِ تحصیل اور محرماتِ باطنیہ تکبر و ریا و عُجب و حسد و غیرہا اور اُن کے معالجات کہ ان کا علم بھی ہر مسلمان پر اہم فرائض سے ہے جس طرح بے نماز فاسق و فاجر و مرتکبِ کبائر ہے، یونہی بعینہٖ ریاء سے نماز پڑھنے والا انہیں مصیبتوں میں گرفتار ہے۔ نسئل اللہ العفو والعافیۃ۔ تو صرف یہی علوم حدیث میں مراد ہیں وبس۔" **(فتاویٰ رضویہ، جلد 23، صفحہ 624،623 رضا فاؤنڈیشن، لاہور)**

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مفتی محمد قاسم عطاری

تاریخ اجراء : 17 جمادی الاخری 1447ھ/09 دسمبر 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com daruliftaahlesunnat DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat feedback@daruliftaahlesunnat.net